سوال

(289)اگر عورت مہر معاف کرنے کے بعد دوبارہ مطالبہ کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے قضا کیا بعد ایک دن کے اس کی زوجہ ہندہ نے پچاس ساٹھ عورتوں کے سامنے بطیب خاطر یہ کہا کہ ہم نے کل دین مہر اپنے زوج کا معاف کر دیا پھر چند دن کے بعد بھی دو مرد کے سامنے جو اس کے اہل قرابت سے ہیں اپنے دین کی معافی کا اقرار کیا اور کہا کہ ہم نے اپنے زوج کا دین معاف کر دیا ہے پھر اس کے عرصہ کے بعد دو ایک عورت مفتریہ مفسدہ نے ہندہ کو بہکایا اور اغوا کرنا شروع کیا کہ تم نے دین کیوں معاف کردیا؟ تم اس معافی سے انکار کر جاؤ اور کہو کہ ہم نے معاف نہیں کیا ہے اب سوال یہ ہے کہ گواہان و شاہدان عادل اس کے معافی دین کے موجود ہیں اور وہ لوگ شہادت معافی دین کی دیتے ہیں اس حالت میں وہ دین مہر زید میت کے ذمہ سے ساقط ہو گیا یا ورثہ زید پر اس دین کی ادا کاری واجب لازم ہے اور اب انکار سے ہندہ کے وہ شے ساقط شدہ عود کرے گی یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں وہ دین مہر زید میت کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور ورثہ زید پر اس دین کی ادا کاری واجب و لازم نہیں ہے جب وہ دین مہر زید میت کے ذمہ سے ساقط ہو گیا تو اب ہندہ کے انکار سے وہ دین مہر ساقط شدہ عود نہیں کرے گا کتاب اشباہ و نظائر مع حموی (ص 391 چھاپہ مصطفائی دہلی) میں ہے۔

"ظاهر المذهب وعليه الفتوىٰ ان الحق متى ثبت واستقر لا يسقط الا باسقاطه وهو الصريح بلسانه كما في سائر الحقوق" [1] (واللہ اعلم بالصواب۔

(ظاہر مذہب یہ ہے اور اسی پر فتوی ہے کہ حق جب ثابت ہو جائے تو وہ اس (حق دار کے) ساقط کیے بغیر ساقط نہیں ہوتا جب کہ وہ (حق دار) اپنی زبان کے ساتھ صراحتاً اس کو ساقط کر دے جیسا کہ تمام حقوق میں دستور ہے) کتبہ: محمد عبداللہ (مدرسہ احمدیہ آرہ)

---

[1]۔ غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر للحموی (5/373)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:490

محدث فتویٰ